فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:29)

صلح کروانے کے فضائل

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے
مدنی مذاکرہ نمبر 19 اور 20 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے
”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۲۸ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ / 19 اکتوبر 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صُلح کروانے کے فَضائل

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مَعلومات کا اَنمول خَزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَسُولِ مُحترَم، سُلْطانِ ذِی حَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرلیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شَفیع و گواہ بنوں گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلح کروانے کے فَضائل

سُوال: صُلح کروانا کیسا ہے؟ نیز صُلح کروانے کے فَضائل بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: صُلح کروانا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قُرآنِ کریم میں صُلح کروانے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا

مدینہ

1 ...... شُعَبُ الْاِیمان، بابٌ فی الصلوات، ۱۱۱/۳، حدیث: ۳۰۳۳ دار الکتب العلمیة بیروت

ہے چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر 9 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صُلح کراؤ۔

اِس آیتِ کریمہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی خَزائنُ العرفان میں فرماتے ہیں: ”نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دراز گوش پر سُوار تشریف لے جاتے تھے، اَنصار کی مجلس پر گزر ہوا، وہاں تھوڑا سا توقُّف فرمایا، اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبَی نے ناک بند کر لی۔ حضرت عبدُ اللّٰہ بِن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تو تشریف لے گئے، ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے اور ان میں صُلح کرا دی، اس مُعاملہ میں یہ آیت نازِل ہوئی۔“ اِسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ (پ۵، النسآء: ۱۲۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور صُلح خوب ہے اور دِل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

ایک اور مقام پر "صُلح" کی تَرغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ (۱۰) (پ٢٦، الحجرات: ١٠)

ترجمۂ کنزُ الایمان: مسلمان، مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صُلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

نماز، روزہ اور صَدقہ سے اَفضل عمل

اَحادیثِ مُبارکہ میں صُلح کروانے کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغفِرت نشان ہے: جو شخص لوگوں کے دَرمیان صُلح کرائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُعاملہ دُرُست فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب وہ لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے اَفضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضَرور بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صُلح کرا دینا ہے کیونکہ روٹھنے

مدینہ

1 ...... الترغیب والترھیب، کتاب الأدب وغیرہ، الترغیب فی الاصلاح بین الناس، ٣/٣٢١، حدیث: ٩ دار الکتب العلمیۃ بیروت

والوں میں ہونے والا فساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تَبَسُّم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ نے کس لیے تَبَسُّم فرمایا: اِرشاد فرمایا: میرے دو اُمَّتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دو زانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس سے میرا اِنصاف دِلا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مَظْلُوم (مُدَّعی) عرض کریگا: "میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے۔" اتنا اِرشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دن بہُت عظیم دن ہو گا کیونکہ اُس وقت (یعنی بروزِ قِیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَظْلُوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے مَحَلّات دیکھ رہا ہوں جو

[1] ابو داود، کتاب الأدب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴/ ۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

موتیوں سے آراستہ ہیں یہ شہر اور عُمدہ محلّات کس پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے لیے ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ اُس کے لیے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے سب حُقُوق مُعاف کیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اِکٹھے جنَّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی بروزِ قِیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن آیات و رِوایات سے صُلح کروانے کی اَہمیت اور اس کے فضائل و بَرکات معلوم ہوئے لٰہذا جب کبھی مسلمانوں میں ناراضی ہو جائے تو ان کے دَرمیان صُلح کروا کر یہ فضائل و بَرکات حاصِل کرنے چاہئیں۔ بعض اوقات شیطان یہ وَسوسہ ڈالتا ہے کہ انہوں نے صُلح پر آمادہ ہونا ہی نہیں لٰہذا انہیں سمجھانا بیکار ہے۔ یاد رکھیے! مسلمانوں کو سمجھانا بیکار نہیں بلکہ مفید ہے جیسا کہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

---

1 ...... مُستَدرَک حاکم، کتاب الاھوال، باب اذا لم یبق من الحسنات...الخ، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸ دار المعرفۃ بیروت

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

صلح کروانے کا طریقہ

سُوال: مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی اگر کسی وجہ سے آپس میں ناراض ہو جائیں تو ان میں صُلح کیسے کروائی جائے؟

جواب: مسلمانوں میں لڑائی جھگڑا کروا کر ان کی آپس میں پُھوٹ ڈلوانا اور نفرتیں بڑھانا یہ شیطان کے اَہم اَہداف میں سے ہے۔ بسا اوقات شیطان مَدَنی ماحول سے وَابستہ نیکی کی دعوت عام کرنے والوں کے دَرمیان پُھوٹ ڈلوا کر بُغض و حَسَد کی ایسی دیوار کھڑی کر دیتا ہے جسے صُلح کے ذَریعے مِسمار کرنا اِنتہائی مُشکل ہوتا ہے۔ صُلح کروانے والے کو چاہیے کہ وہ صُلح کروانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی کی دُعا کرے پھر ان دونوں کو اَلگ اَلگ بٹھا کر ان کی شِکایات سُنے اور اَہم نِکات لکھ لے۔ ایک فَرِیق کی بات سُن کر کبھی بھی فیصلہ نہ کرے کہ ہو سکتا ہے جس کی بات اس نے سُنی وہی غَلَطی پر ہو، اس طرح دوسرے فَرِیق کی حق تلفی کا قوی اِمکان ہے۔ فَرِیقَین کی بات سننے کے بعد انہیں صُلح پر آمادہ کرے اور سمجھائے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِیذا دینے والوں، ستانے والوں بلکہ اپنے جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمایا ہے۔

واہ رے حِلْم کہ اپنا تو جگر ٹکڑے ہو
پھر بھی اِیذائے سِتَم گر کے رَوا دار نہیں

ہماری حالت یہ ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مسلمان بھائیوں سے ناراض ہو جاتے ہیں، اس میں سراسر نُقصان اور شیطان کی خُوشی کا سامان ہے۔ باہمی رَنجشوں اور ناچاقیوں سے تنگ آ کر بِالآخر فَرِیْقَیْن میں سے کسی ایک کے مدنی ماحول سے دُور ہونے، نمازیں چھوڑنے اور دِیگر گناہوں میں مُبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بد مذہبوں کی صحبت اِختیار کرنے اور عقائد بگڑنے کا بھی اَندیشہ ہوتا ہے لٰہذا اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کسی سے کوئی غَلَطی کوتاہی صادِر ہو جائے تو اسے مُعاف کر دینا چاہیے۔ یقیناً کوئی بھی جُرم ناقابلِ مُعافی نہیں ہوتا۔ اگر کسی اِنسان سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفر بھی سَرزد ہو جائے تو وہ بھی سچی توبہ سے مُعاف ہو جاتا ہے۔

فَرِیْقَیْن کو صُلح کے فضائل اور آپس کے اِختلافات کے سبب پیدا ہونے والے لڑائی جھگڑے، بُغض و حسد، گالی گلوچ، بے جا غصّے اور کینے وغیرہ کے دِینی و دُنیوی نُقصانات بیان کیے جائیں۔ ظاہری صورت کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور سَنوارنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطِن کو بھی سَنوارنے اور اس کی اِصلاح کرنے کا ذہن دیا جائے۔ فَرِیْقَیْن کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے انہیں اس طرح سمجھائے کہ اگر آپ کو ان سے تکلیف پہنچی ہے تو انہیں بھی آپ سے رَنج پہنچا ہو گا۔ ہم اس دُنیا میں ایک دوسرے کو رَنج و غم دینے اور

جُدائیاں پیدا کرنے کے لیے نہیں آئے بلکہ ہم تو آپس میں اِتفاق و محبت کے ذَریعے جوڑ پیدا کرنے کے لیے آئے ہیں جیسا کہ مولانا روم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَیُّوْم فرماتے ہیں:

تُو برائے وَصل کَردن آمدی

نے برائے فَصل کَردن آمدی (1)

یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کے لیے آیا ہے، توڑ پیدا کرنے کے لیے نہیں آیا۔

اگر ہم اپنی صفوں میں اِتحاد پیدا کریں گے تو بہت اچھے طریقے سے زیادہ سے زیادہ دِین کا کام کر سکیں گے۔ باہمی محبت و اِتحاد سے جو کام ہو سکتا ہے وہ اکیلے رہ کر نہیں ہو سکتا۔ پھر فَرِیْقَیْن کو آمنے سامنے بٹھا کر ان کے دَرمیان صُلح میں سَبْقَت لے جانے کا جَذْبہ پیدا کر کے انہیں آپس میں مِلوا دے۔ حَتَّی الْاِمْکان کسی فریق کو دوسرے کے خِلاف بولنے نہ دے کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے، جب ایک بولے گا تو دوسرا بھی اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے بولے گا، یوں آپس میں بحث و مباحثہ ہو کر بسا اوقات بات بنتے بنتے بگڑ جاتی ہے اور پھر ان کے دَرمیان صلح کروانا اِنتہائی مُشکل ہو جاتا ہے۔ آپس کی ناراضیوں، نااتفاقیوں اور ناچاقیوں سے بچتے رہنا چاہیے کہ ان کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے عظیم مدنی کام کو بھی شَدید نُقصان پہنچتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نرمی اپنانے، ایک دوسرے

مدینہ

1 مثنوی مولوی معنوی، ۲/ ۱۷۳ مرکز الاولیا لاہور

کو منانے اور لڑائی جھگڑے سے خود کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا　　رہے گا سدا خوشنما مدنی ماحول
تُو غصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ　　یہ بدنام ہو گا ترا مدنی ماحول

صُلح کروانے کیلئے خلافِ واقع بات کہنا

سُوال: دو مسلمانوں میں صُلح کروانے کے لیے خلافِ واقع بات کہنا کیسا ہے؟

جواب: دو مسلمانوں میں صُلح کروانے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے خلافِ واقع بات (یعنی جھوٹی بات) کہہ سکتے ہیں مثلاً ایک کے سامنے جا کر اس طرح کہنا کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمہیں سلام کہا ہے پھر اسی طرح دوسرے کے پاس جا کر بھی اسی قسم کی خلافِ واقع باتیں کرے تاکہ ان دونوں میں بُغض و عداوت کم ہو اور صُلح ہو جائے۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بِنْتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: تین باتوں کے سِوا جھوٹ بولنا جائز نہیں، خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے، جنگ کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔[1]

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے

---

[1] ...... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اصلاح ذات البین، ۳/۳۷۷، حدیث: ۱۹۴۵ دار الفکر بیروت

ہیں: تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں: **ایک** جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مُقابِل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح جب ظالِم ظُلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظُلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ **دوسری صورت** یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہدے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قِسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔ **تیسری صورت** یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شَریعتِ مُطَہَّرہ کو مسلمانوں کا آپس میں اِتفاق و اِتحاد کس قدر محبوب ہے کہ ان میں صُلح کروانے کے لیے جھوٹ تک بولنے کی اِجازت مَرحمت فرمائی ہے مگر بَدقِسمتی سے آج کل صُلح کروانے کے بجائے خلافِ واقع بات کہہ کر مسلمانوں میں پُھوٹ ڈالی جاتی ہے۔ اگر کوئی کسی کے خِلاف معمولی سی بات بھی کر دے تو اس کی بات کو مزید بڑھا چڑھا کر چُغلی[2] کرتے ہوئے دوسرے سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ ان میں بغض و عداوت کی آگ بھڑک اُٹھے اور یہ ایک دوسرے سے دُور ہو جائیں۔ یاد

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۱۷، حصّہ:۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے اِرادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔

(عمدۃ القاری، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶ دار الفکر بیروت)

رکھیے! مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور ان میں فتنہ و فساد بَرپا کرنا شیطانی کام ہے جیسا کہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے۔ (پ۱۵، بنیٓ اسرآءیل: ۵۳)

لٰہٰذا اس شیطانی کام کو چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مسلمانوں میں صُلح کروا کر اِتفاق و اِتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہاں اگر یہ بُغض و کینہ اور عداوت و دُشمنی کسی بدمذہب سے ہو تو اس سے صُلح نہ کی جائے کیونکہ بدمذہبوں سے دُور رہنے کا ہی شریعت نے حکم دیا ہے اور ان سے کینہ بھی واجِب ہے۔

منکر کے لیے نارِ جہنم ہے مناسب
جو آپ سے جلتا ہے وہ جل جائے تو اچھا

غصّے اور کینے کے نقصانات

سُوال: غصّہ کرنے اور کینہ رکھنے کے نُقصانات بیان فرما دیجیے۔

جواب: ناحق غصّہ کرنے، دِل میں کینہ (1) رکھنے اور مسلمانوں سے حَسد (2) کرنے کے بے شمار نُقصانات ہیں۔ یہ تینوں چیزیں ایک دوسرے کو لازِم و مَلزُوم ہیں۔ حَسد

---

(1) کینہ یہ ہے کہ اِنسان اپنے دِل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دُشمنی و بُغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/ ۲۲۳ دار صادر بیروت)

(2) کسی کی دِینی یا دُنیوی نعمت کے زوال (یعنی اس کے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔ (حدیقہ ندیہ، الخلق الخامس عشر... الخ، ۱/ ۶۰۰ پشاور)

کینے کا نتیجہ ہے اور کینہ غصّے کا نتیجہ ہے لہٰذا اِن سے بچنا اِنتہائی ضَروری ہے۔ یاد رکھیے! غصّہ بذاتِ خُود نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ دَر حقیقت غُصّے کی اچھائی اور بُرائی کا دارو مدار موقع محل کی اچھائی اور بُرائی پر ہے۔ اگر موقع محل کی نِسبَت سے غصّہ کیا اور اس کے اَثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصّہ بھی اچھا ہے بلکہ بعض صورتوں میں لازِم بھی ہے اور اگر بے محل غصّہ کیا اور اس کے اَثرات بُرے ظاہر ہوئے تو یہ غصّہ بھی بُرا ہے۔ بسا اوقات اِنسان بے جا غصّے میں آکر بہت سارے بنے بنائے کام بگاڑ دیتا ہے اور کبھی تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ غصّے میں الله عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری اور کلمۂ کفر کا اِرتِکاب کر کے اپنے ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جہنم میں ایک ایسا دَروازہ ہے جس سے وہی لوگ داخِلِ جَہَنَّم ہوں گے جن کا غُصّہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔[1]

بہر حال اپنے غصّے پر قابو پانے ہی میں عافیت ہے۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشگوار ہے: پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔[2] اپنے غصّے کو نافِذ کرنے کی اِستِطاعت رکھنے کے باوجود ضَبط کر

---

1 ...... کنز العمّال، کتاب الأخلاق، حرف الغین، الغضب، الجزء: ۳، ۲/ ۲۰۸، حدیث: ۷۷۰۳ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ۴/ ۱۳۰، حدیث: ۶۱۱۴ دار الکتب العلمیة بیروت

لینے والے کے لیے حدیثِ پاک میں زبردست بشارت ہے چنانچہ حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: جس نے غُصّہ ضَبط کر لیا باوُجود اس کے کہ وہ غُصّہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دِل کو سُکون واِیمان سے بھر دے گا۔[1] اور جو لوگ اپنے غصّے کو ضبط کرنے کے عادی نہیں ہوتے وہ جب کسی پر اپنا غُصّہ اُتار نہ سکیں تو یہ غُصّہ اندر ہی اندر کینے کی صورت اِختیار کر لیتا ہے جس سے حَسد اور شَماتَت[2] جیسی باطِنی بیماریاں جنم لیتی ہیں، کینہ پَرْوَر وہ بَدْبخت شخص ہے جس کی شَبِ بَراءَت (یعنی چُھٹکارا پانے کی رات) میں بھی مَغْفِرت نہیں ہوتی چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بِن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: شعبان کی پندرھویں شَب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر نظرِ رَحمت فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن مُشرِک اور کینہ پَرور نہیں بخشا جاتا۔[3]

مدینہ

1. جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۴۱، حدیث: ۸۹۹۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. اپنے کسی بھی نسبی یا مسلمان بھائی کے نقصان یا اُس کو ملنے والی مصیبت و بلا کو دیکھ کر خوش ہونے کو شَماتت کہتے ہیں۔ (حدیقہ ندیہ، المقالۃ الثانیۃ فی غوائل الحقد، ۱/۶۳۱)
3. الاحسان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب ما جاء فی التباغض... الخ، ۷/۴۷۰، حدیث: ۵۶۳۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

کینہ پَروَر اس مقدّس رات میں مَغْفِرت سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی پوشیدہ باتیں اور راز اِفشا (یعنی ظاہر) کرکے عیب چھپانے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کی عظیم فضیلت سے بھی محروم رہتا ہے حالانکہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے، اس سے تکلیف دُور کرنے اور اس کی عیب پوشی کرنے کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی تکالیف میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصّے سے اِجتناب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے سینے کو کینۂ مُسلِم سے پاک کر لیجیے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہانہ سلوک کیجیے۔ ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف تصوُّر کیجیے کہ مسلمان آپس میں ایک جِسم

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث:۶۵۷۸ دار الکتاب العربی بیروت

کی طرح ہیں اگر جسم کے کسی ایک عُضْو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم وہ تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ چین ہے: باہَم محبَّت و رَحم و نرمی میں مؤمِنوں کی مثال ایک جِسم کی سی ہے کہ جب اس کے ایک حصّے کو تکلیف پہنچتی ہے تو باقی جِسم بھی بخار اور بے خوابی کا شِکار ہو جاتا ہے۔[1]

مُبتلائے دَرد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدَر ہمدرد سارے جِسم کی ہوتی ہے آنکھ

مسلمانوں میں نفرت و عداوت ڈالنا کیسا؟

سُوال: مسلمانوں میں دُشمنی و عداوت ڈالنا اور نَفْرتیں بڑھانا کیسا ہے؟ نیز نفرت و عداوت کے اَسباب بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: مسلمانوں کے دَرمیان دُشمنی و عداوت ڈالنا، نفرتیں پھیلانا اور انہیں آپس میں لڑانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا چنانچہ پارہ 20 سُوْرَۃُ قَصَص کی آیت نمبر 77 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ۝۷۷

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور زمین میں فساد نہ چاہ بیشک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

---

[1] ...... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين... الخ، ص ۱۰۷۱، حديث: ۶۵۸۶

مسلمانوں میں دُشمنی و عداوت ڈالنے اور نفرتیں بڑھانے کا ایک سبب ایک دوسرے کی بُرائیاں اُچھال کر ایک دوسرے کو بدنام کرنا بھی ہے۔ اس سے بھی نفرت و عداوت پیدا ہوتی ہے ایسا کرنے والوں کو اپنی دُنیا و آخرت کی فِکر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے ڈر جانا چاہیے چنانچہ پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 19 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ترجمۂ کنزُالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے اُن کے لیے دردناک عذاب ہے دُنیا اور آخرت میں۔

دوسروں کے بِلا اِجازتِ شَرعی عُیُوب بیان کرنے اور انہیں لوگوں میں بدنام کرنے کے سبب اگر خُدانخواستہ عذابِ الٰہی کا شِکار ہو گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟ ہم تو ہلکی سی تکلیف بھی بَرداشت نہیں کر پاتے تو جہنم کا دَردناک عذاب کیسے بَرداشت کر پائیں گے؟

اِسی طرح مسلمانوں میں نفرتیں بڑھانے کا ایک سبب بِلا مَصْلَحَتِ شَرعی گروہ بندی بھی ہے اَلبتہ اگر کسی سے دُور یا الگ رہنے کا حکمِ شَرعی ہو تو یہ اور بات ہے۔ جب اپنے اپنے گروہ یا مَخْصُوص حلقے بنا لیے جاتے ہیں تو اس سے بھی ایک دوسرے کی مُخالفت اور آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں جس سے مسلمانوں میں محبت واِتحاد پیدا نہیں ہو پاتا اور دِین کے کام کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اگر آپس

میں اِتفاق و اتحاد ہو گا تو ہم نفس و شیطان کے وار سے بچ کر دِین کا کام بھی زیادہ سے زیادہ کر سکیں گے کیونکہ اِتفاق و اِتحاد میں بَرکت اور سَلامتی ہے اِس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ کیجیے: ”ایک حکیم نے اپنی موت کے وقت اپنی اولاد کو وَصِیَّت کرتے ہوئے چند لاٹھیاں لانے کو کہا، جب وہ لاٹھیاں لائے تو انہیں ایک ساتھ باندھ کر کہا: ان لاٹھیوں کو توڑو۔ سب نے لاٹھیاں توڑنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ پھر اس نے ان لاٹھیوں کو الگ الگ کیا اور ایک ایک لاٹھی سب کو دیتے ہوئے کہا: اب انہیں توڑو۔ دیکھتے ہی دیکھتے سب نے لاٹھیاں توڑ ڈالیں۔ حکیم نے کہا: تمہاری مثال بھی ان لاٹھیوں کی طرح ہے کہ اگر تم میرے بعد آپس میں اِتفاق و اِتحاد کے ساتھ رہو گے تو (ان بندھی ہوئی لاٹھیوں کی طرح مَضبوط و مستحکم رہو گے) دُشمن تم پر غالِب نہیں آسکے گا اور اگر تم ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے تو (ان الگ الگ کی ہوئی لاٹھیوں کی طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاؤ گے اور) تمہارا دُشمن تم پر قابو پا کر تمہیں ہلاک کر دے گا۔“[1]

مسلمانوں کو آپس میں اِتفاق پیدا کر کے محبتیں عام کرنی اور نفرتیں دُور کرنی چاہییں اور ہر اس کام سے بچنا چاہیے جو ایک دوسرے کے لیے نفرت و عداوت اور اِیذا رسانی کا باعث بنتا ہو۔ حدیثِ پاک میں ہے: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مُہاجِر وہ ہے جو بُرے کام

مدینه

1 ...... روح البیان، پ ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ۱۳، ۸/۲۹۶ کوئٹہ

چھوڑ دے۔[1] لہٰذا ہمیں ہر طرح سے مسلمانوں کی عزت و عظمت اور جان مال کا مُحافِظ بننا چاہیے۔ اگر کوئی تکلیف دے تو اس کی تکلیف پر صبر کرتے ہوئے اَجر و ثواب کا طالِب ہونا چاہیے۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجر رب سے صبر کر (وسائلِ بخشش)

مدنی کام کرتے وقت نیّت

سُوال: دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے وقت کیا نیّت ہونی چاہیے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کا مدنی کام ہو یا کوئی سا بھی نیک عمل اس میں ثواب حاصل کرنے کے لیے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہر نیت پر ثواب ملے گا۔ بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شہنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2] اِس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی شریفُ الْحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حدیث کا یہ مَطلب ہوا کہ اَعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بغیر نیّت کسی عمل پر ثواب کا اِسْتِحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔[3] لہٰذا ہر نیک و جائز کام کرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی، ۴/۲۴۳، حدیث: ۶۴۸۴

2 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۶، حدیث: ۱

3 ...... نزھۃ القاری، ۱/۲۲۷ فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور

کی نِیَّت ضَرور کر لینی چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں وہی اَعمال مَقبول ہوتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کیے جائیں۔

دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے وقت رضائے الٰہی کی نیت کے ساتھ ساتھ مَزید ثواب بڑھانے کے لیے اور بھی بہت سی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں مثلاً نیکی کی دعوت کے فریضے کو سر اَنجام دینے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے، لوگوں کو نمازی اور سُنَّتوں کا عادی بنانے اور اسلامی تعلیمات کو عام کرکے لوگوں سے جہالت وبدمذہبی وغیرہ دُور کرنے کی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

ہفتہ وار اِجتماع میں حاضری کا وقت

سُوال: بعض ذِمَّہ دار اسلامی بھائی ہفتہ وار اِجتماع میں تاخیر سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”ہمیں علاقے والوں کو ساتھ لے کر آنا ہوتا ہے اگر نمازِ مَغرِب علاقے میں ادا نہ کریں تو علاقے والوں کا آنا مشکل ہے“ ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت جُمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات نمازِ مغرب کے فوراً

بعد شروع ہو جاتے ہیں لہٰذا سبھی اسلامی بھائیوں بالخُصُوص ذِمَّہ داران کو وقت کی پابندی کرتے ہوئے مَغرِب کی نماز اِجتماع والی مسجد ہی میں ادا کرنی چاہیے۔

(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) دعوتِ اسلامی کے اَوائل میں جب بابُ الْمدینہ (کراچی) میں ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کا آغاز ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ مَعْمُول تھا کہ عصر کی نماز کے بعد گھر سے چل پڑتا اور نمازِ مَغْرِب سے پہلے اِجتماع گاہ پہنچ جاتا تھا۔ اُس وقت اسلامی بھائی بھی ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں وقت پر آنے کا اِہتمام فرماتے تھے پھر آہستہ آہستہ سُستی و کاہلی شروع ہوئی جو اَب ایک تعداد کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔

بہر حال ذِمَّہ دار اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ اِجتماع والے دن اپنے کام کاج وغیرہ سے جلد فَراغت پا کر نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں ساتھ لائیں اور اوّل تا آخر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کر کے خُوب خُوب اس کی بَرَکتیں لوٹیں۔

اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس! گھر میں خُوشی کی تقریبات یا دِیگر دُنیوی وُجُوہات کی بِنا پر کئی کئی روز تک دُکان بند کرلی جاتی ہے مگر اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے، عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے کئی روز تک دُکان بند کرنا تو کُجا اِجتماع والے دن کچھ دیر قبل بند کر دینا بھی گوارا نہیں ہوتا۔ کاش! ہر

دُکاندار اسلامی بھائی کا یہ مدنی ذہن بن جائے کہ وہ اپنی دُکان پر ایک مُستقِل بورڈ اس تحریر کا آویزاں کر دے کہ ”ہر جمعرات کو مَغْرِب کی نماز کے بعد فیضانِ مدینہ[1] میں دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتماع ہوتا ہے لٰہذا جمعرات کے دن عصر کے فوراً بعد دُکان بند ہو جاتی ہے۔“ اِجتماع کی خاطر دکان جلد بند کر دینے میں اگرچہ بظاہر دُنیوی طور پر چند پیسوں کا نُقصان نظر آتا ہے مگر آخِرت کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے اور اپنی آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش)

ہفتہ وار اِجتماع کا دورانیہ

سُوال: ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے والے اکثر اسلامی بھائی رات حلقوں کے بعد واپس لوٹ جاتے ہیں، یہ اِرشاد فرمایئے کہ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کا اِختتام کب ہوتا ہے؟ نیز اَوَّل تا آخر اِجتماع میں شرکت کرنے کی بَرکتیں بھی بیان فرما دیجیے۔

---

1 ...... یہاں اپنے اپنے علاقے اور شہر میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے اِجتماع کے مقام اور جگہ کا نام تحریر کر لیا جائے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتماع مَغرِب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہو کر صبح اِشراق و چاشت کی نماز کے بعد صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوتا ہے۔ تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکتیں سمیٹنے کے لیے اوّل تا آخر ضَرور اس میں شِرکت فرمائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کے جَدول میں ساری رات مسجد اِعتکاف بھی ہے۔ اِجتماع میں ساری رات اِعتکاف کی بَرَکت سے عشا کی نماز باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نمازِ فجر بھی بآسانی باجماعت ادا کر کے ساری رات عبادت کا ثواب حاصِل کیا جا سکتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا: جس نے عشا کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔(1)

اِسی طرح اِجتماع میں ساری رات اِعتکاف کرنے والے وہ اسلامی بھائی جو نمازِ تہجُّد ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے الگ حصّے میں آرام کرنے کی تَرکیب ہوتی ہے، ذِمَّہ داران انہیں نمازِ تہجد کے لیے بیدار کرتے ہیں اور نمازِ تہجد دِیگر اسلامی بھائیوں کے آرام کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کی جاتی ہے، اس کے بعد بغیر مائیک کے بارگاہِ الٰہی میں گِڑ گِڑا کر دُعائیں مانگنے کا بھی موقع

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشا...الخ، ص ۲۵۸، حدیث: ۱۴۹۱

ملتا ہے اور یہ وقت بھی قبولیت کا ہوتا ہے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر رات تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمانِ دُنیا پر تجلی فرماتا ہے اور اِرشاد فرماتا ہے کہ میں مالِک ہوں، میں مالِک ہوں، کون ہے جو مجھے پُکارے تو میں اس کی دُعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش کا سُوال کرے تو میں اس کو مغْفِرت کا پَروانہ عطا فرماؤں؟ یہ صَدا طُلُوعِ فجر تک جاری رہتی ہے۔(1)

پچھلی راتی رَحمت رب دی کرے بلند آوازاں
بخشش منگن والیاں کارن کُھلا ہے دروازہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ساری فضیلتیں اور بَرکتیں پانے کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت کیجیے، مدنی اِنعامات پر عمل اور سُنَّتوں کی تربیت کے لیے عاشقانِ رسُول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنا لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بے شمار بَرکتیں نصیب ہوں گی۔

ہر دِلعزیز ذِمَّہ دار

سُوال: کیسا ذِمَّہ دار اچھا اور ہر دِلعَزیز ہوتا ہے؟

مدینہ

1...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الترغیب فی الدعاء... الخ، ص۲۹۷، حدیث: ۱۷۷۳

جواب:(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی والا ہوں اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول گویا کہ میرا مدنی کاموں کا کاروبار ہے۔ ذِمَّہ داران و مُبلغین اسلامی بھائی میرے سیلز مین ہیں۔ ہر دُکان دار کو وہی سیلز مین اچھا لگتا ہے جو قابِل، محنتی، مُخلِص اور زیادہ کما کر دینے والا ہو۔ والدین بھی اسی بیٹے سے زیادہ محبت کرتے ہیں جو زیادہ کما کر لاتا ہے۔ اِسی طرح مجھے بھی وہ ذِمَّہ دار سب سے زیادہ عزیز اور پیارا ہے جو نیک و پرہیز گار، خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رونے والا، سُنَّتوں پر عمل کرنے والا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے اَنتھک کوششیں کرنے والا ہو۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے ذِمَّہ دار کو جمع کرواتا ہو نیز ہر ماہ خود بھی پابندی کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والا اور اِنفرادی کوشش کے ذَریعے دوسروں کو بھی مدنی قافلوں کا مُسافِر بنانے والا ہو۔ نیز سب کے ساتھ یکساں تَعَلُّقات رکھنے، وقت دینے، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے اور اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں پر نرمی و شَفقت کا بَرتاؤ کرنے والا ہو کہ ایسا ذِمَّہ دار ہر دِلعَزیز ہوتا ہے۔ جو ذِمَّہ دار بَدْ خُلق، غُصیلہ، تُنْد مزاج، سمجھانے پر اُلجھنے والا، حُبِّ جاہ کا مریض اور دعوتِ اسلامی کی مجالس کی مُخالفت کرنے والا ہو تو ایسے ذِمَّہ دار سے میں بھی بیزار، میری شوریٰ اور کابینہ بھی بیزار بلکہ جس اسلامی بھائی کا بھی اس سے واسطہ پڑتا ہو گا وہ بھی

اس سے بیزار ہوتا ہوگا۔ ذِمَّہ داران کو اِنتہائی حِکمتِ عملی اپنانے کی ضَرورت ہے، نہ تو اتنے بھولے بھالے ہوں کہ ماتحت اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں ان کی کوئی قدر و اَہمیت ہی نہ ہو اور نہ ہی اتنے سخت ہوں کہ اسلامی بھائی ان سے دُور ہو جائیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ ”نہ اتنے میٹھے بنو کہ لوگ تمہیں ہڑپ کر جائیں اور نہ ہی اتنے کڑوے بنو کہ لوگ تمہیں تھوک دیں۔“

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار ستھرا
مجھے متقی تو بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

محبت اِطاعت کرواتی ہے

سُوال: ذِمَّہ دار کا اِس طرح کہتے پھرنا کہ ”میری اِطاعت نہیں کی جاتی“ کیسا ہے؟

جواب: ذِمَّہ دار کا اِس طرح کی باتیں کرنا گویا اپنی حَماقَت کا اِعلان کرنا ہے۔ اِس طرح کی باتیں کرنے سے پہلے ذِمَّہ دار کو ماتحت اسلامی بھائیوں کے اِطاعت نہ کرنے کے اَسباب اور اپنی کمزوریوں پر غور کرنا چاہیے کہ وہ اس کی اِطاعت کیوں نہیں کرتے۔ اگر وہ بات بات پر اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں پر غُصّے کا اِظہار کرتا، جھاڑتا، ذاتی دوستیاں کرتا، ماتحت اسلامی بھائیوں کے دُکھ دَرد اور غَمی خُوشی کے مَواقع پر شرکت نہ کرتا، دوسروں کو مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دیتا اور خُود جی چُراتا ہوگا تو ایسی صورتِ حال میں ماتحت اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں اس کی محبت کیسے پیدا ہوگی اور وہ اس کی اِطاعت کیسے

کریں گے؟ کیونکہ محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو اطاعت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ”میری اِطاعت کرو، میری اِطاعت کرو“ کہنے سے کوئی بھی اِطاعت نہیں کرتا۔ اِطاعت کروانے کے لیے اَخلاقِ حَسَنہ اور اَوصافِ حَمیدہ کا پیکر بن کر اپنے کِردار کو سُتھرا کرنا ہو گا تاکہ ہر ماتحت اسلامی بھائی کا دِل اِطاعت کی طرف مائل ہو جائے۔ دیکھیے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ۵، النسآء: ۵۹) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمانِ عالیشان سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کے لیے کافی تھا لیکن اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا اعلیٰ کِردار پیش کیا کہ ہر شخص خُود بخود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کھنچتا ہوا روئے تاباں پر فَریفتہ ہو کر گیسوئے پاک کا اَسیر ہو گیا۔ یقیناً ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ اور مَشعَلِ راہ ہے۔ ذِمّہ داران کو چاہیے کہ وہ عِلم و عمل کے پیکر بنیں اور اپنے کِردار و گُفتار کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کریں۔ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کے ساتھ نَرمی اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں اور ان کے دُکھ دَرد میں شَریک ہوں تاکہ ماتحت اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں ان کی محبت پیدا ہو اور وہ ان کی

اِطاعت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

عُہدہ واپس لیے جانے پر کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: عُہدہ واپس لیے جانے پر ایک ذِمّہ دار کا ردِّ عمل کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: اگر کسی ذِمّہ دار سے عُہدہ واپس لے لیا جائے تو اُسے چاہیے کہ دِل میں کَدُوْرَت (رَنجش) لائے بغیر اپنے عُہدے سے سَبُکدُوش ہو کر پہلے کی طرح مدنی کاموں میں مَشغول رہے۔ یاد رکھیے! عُہدہ دے کر کسی کی وَفا کو نہیں جانچا جاتا بلکہ عُہدہ لے کر ہی اسے جانچا جا سکتا ہے۔ جس سے عُہدہ واپس لے لیا جائے تو دَراصل یہ اس کے اِمتحان کا وقت ہے۔ اس اِمتحان میں کامیاب ہونے کے لیے اس سابِقہ ذِمّہ دار کو چاہیے کہ جس طرح پہلے وہ مدنی کام کرتا تھا اب بھی اسی طرح مدنی کام کرتے ہوئے اپنے نئے ذِمّہ دار کی اِطاعت کرے اور کبھی بھی یہ شِکوہ و شِکایت نہ کرے کہ مجھ سے ذِمّہ داری کیوں واپس لے لی گئی؟ کیونکہ کسی کو ذِمّہ داری دیتے وقت یہ ضَمانت (Guarantee) تو نہیں دی جاتی کہ "اب زندگی بھر آپ ہی ذِمّہ دار رہیں گے۔" ایسے وقت میں صبر و شکر کے ساتھ بدستور کام کیے جانا ہی اِطاعت ہے۔ اگر کوئی ذِمّہ دار ایسا نہ کرے بلکہ مُخالفت شروع کر دے یا مدنی کام چھوڑ دے تو یہ وَفا کے اُصولوں کے خِلاف ہے۔ عُہدے سے جب دَھکا لگتا (یعنی عُہدہ واپس لیا جاتا) ہے تو اس وقت اندر کا حال ظاہِر ہوتا ہے کہ کون کتنا وفادار اور مُخلص ہے اس ضِمن میں ایک دِلچسپ

حِکایت پیشِ خدمت ہے:

مختلف زبانوں کا ماہِر پروفیسر

ایک رِیاست کا بادشاہ اَدیبوں کا بہت مَدّاح تھا۔ اس کی سَلْطنت میں مختلف زبانوں کا ماہِر ایک پروفیسر آیا اور اس نے بادشاہ سے کہا کہ ”میں بہت سی زبانوں کا جاننے والا ہوں اور آپ کے مُلک کے سب اَدیبوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی میری مادری زبان (Native Language) پہچان کر دکھائے۔“ بادشاہ نے مختلف زبانوں کے ماہر اَدیبوں کو بُلا لیا۔ سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور مُقابلہ بصُورَتِ مُکالمہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے عَرَبی لُغت کا ماہِر آیا، دونوں کا آپس میں عَرَبی زبان میں مُکالمہ ہوا۔ دونوں کی گفتگو مکمل ہوئی تو پروفیسر کی عَرَبی زبان پر دَسترس سے مُتأثر ہو کر اس ماہِرِ عربی نے کہا: ”تمہاری مادری زبان عَرَبی ہے۔“ پروفیسر نے جواباً کہا: جی نہیں۔ پھر انگریزی کا ماہِر آیا، اس نے بھی پروفیسر سے انگریزی میں مُکالمے کے بعد کہا: ”تمہاری مادری زبان اِنگلش ہے۔“ پروفیسر نے حَسْبِ سابِق نَفی میں سَر ہلا دیا۔ اس طرح بہت سے اَدیب آتے رہے، جو جس زبان میں گفتگو کرتا تو اس میں پروفیسر کی مہارت دیکھ کر یہی سمجھتا کہ اس کی مادری زبان یہی ہے لیکن پروفیسر ہر ایک کو نَفی میں جواب دیتا یہاں تک کہ کوئی بھی اس کی مادری زبان نہ پہچان سکا۔ ایک اَدیب نے بادشاہ سے کہا: ”مجھے تین دن کی مہلت دیجیے میں اس کی مادری زبان معلوم کر

لوں گا۔" چنانچہ اسے تین دن کی مہلت دے دی گئی۔ دو دن تک تو اسے اپنا مقصود حاصل نہ ہو سکا۔ اِتفاقاً تیسرے دن پروفیسر صاحب چھت سے سیڑھیوں کے ذَریعے نیچے اُتر رہے تھے کہ وہ شخص تیزی سے نیچے کی طرف اُترتے ہوئے اس پروفیسر سے جا ٹکرایا۔ پروفیسر اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے جا گرا اور دَھکا دینے والے کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ جواب میں اس اَدِیب نے مُسکراتے ہوئے کہا: "پروفیسر صاحب! میں نے آپ کی مادری زبان پہچان لی ہے۔ جس زبان میں آپ بُرا بھلا کہہ رہے ہیں یہی آپ کی مادری زبان ہے۔" پروفیسر صاحب نے سَر جُھکاتے ہوئے اِقرار کر لیا کہ واقعی یہ میری مادری زبان ہے۔ اس کے بعد دونوں بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اس شخص نے پروفیسر سے مُعافی مانگتے ہوئے کہا: میں دو دن تک آپ کی مادری زبان معلوم کرنے سے قاصِر رہا، تیسرے دن میرے ذہن میں آیا کہ جب کسی کو دَھکّا لگتا ہے تو اس وقت اس کے اندر کا حال ظاہِر ہوتا ہے جس کے لیے مجھے یہ صُورَت اِختیار کرنی پڑی۔

رضائے الٰہی کے لیے مدنی کام کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جب تک اس پروفیسر کو دَھکا نہیں لگا تو اس وقت تک اس کا راز ظاہر نہیں ہوا لیکن جیسے ہی دَھکا لگا تو اس کے اندر کا راز بھی ظاہر ہو گیا۔ اسی طرح بعض ذِمّہ داران ایسے ہوتے ہیں جب تک مَدنی

مرکز ان کی پیٹھ تھپکتا رہے، ان کی ذِمَّہ داری بحال رہے تو وہ مَدَنی مرکز کے فرمانبردار رہتے ہوئے مدنی کام کرتے رہتے ہیں مگر جُوں ہی ذِمَّہ داری ختم ہوئی تو اب شِکوہ و شِکایت کرتے ہوئے مُخالَفت پر اُتر آتے اور اپنے کارنامے بیان کرنے لگتے ہیں کہ مجھے بِلا وجہ ذِمَّہ داری سے ہٹا دیا گیا ہے، میں تو اِتنا کام کرتا تھا، اِتنے دَرس دیتا تھا، میں نے اتنے مدنی قافلوں میں سفر کیا ہے، میں نے اس سال اتنی کھالیں اور اتنا فِطرہ جمع کیا ہے، فُلاں ذِمَّہ دار میرے بیان سے مُتائثر ہو کر مدنی ماحول میں آیا تھا، فُلاں علاقے میں میں نے مدنی کام شروع کیا تھا۔ اب اسی پر بس نہیں بلکہ اپنے ذِمَّہ داران اور مجالس کے خِلاف باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اگر آپ یہ کام رضائے الٰہی کے لیے کرتے تھے تو عُہدے کے بغیر بھی یہ کام کیے جاسکتے ہیں لہٰذا نفس و شیطان کے اس وار کو ناکام بناتے ہوئے عُہدے کے حُصُول کے لیے نہیں بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مدنی کام کیجیے۔ اگر کسی سے کوئی ذِمَّہ داری وغیرہ واپس لی جائے تب بھی اسے وفاداری کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے رہنا چاہیے۔

بنا دے مجھے ایک دَر کا بنا دے

میں ہر دَم رہوں باوفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

عُہدہ واپس لیے جانے پر صحابۂ کرام کا طرزِ عمل

سُوال: عُہدہ واپس لیے جانے پر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا کیا طرزِ عمل ہوا کرتا تھا؟

جواب: ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پیشِ نظر ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی، وہ جو کام بھی کرتے محض رضائے الٰہی کے لیے کرتے، دُنیوی شہرت اور عُہدے وغیرہ کا حُصُول ان کا مقصد ہرگز نہ ہوتا تھا، یہی وجہ ہے کہ اگر ان سے عُہدہ واپس لیا جاتا تو وہ بخوشی اس پر راضی ہو جاتے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ ”عَشَرۂ مُبَشَّرہ“ میں سے ہیں ان کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْن، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”اَمِیْنُ الْاُمَّۃ“ (یعنی اُمّت کے امانت دار) کا پیارا لقب عطا فرمایا ہے۔[1] اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خِلافت میں یہ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشاوَرت سے حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو عُبَیْدَہ بِن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جگہ حضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن وَلید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سپہ سالار مُقَرَّر فرمادیا۔ جب یہ خبر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود اپنی مَعْزولی اور حضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن وَلید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تقرُّری کی خبر مُسلمانوں کو سُنائی۔[2]

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن وَلید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنہیں سرکارِ عالی وَقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”سَیْفُ اللہ“ کا لقب عطا فرمایا

مدینہ

1 ...... الاصابۃ، حرف العین المھملۃ، عامر بن عبد اللّٰہ بن الجراح، ۳/ ۴۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... فُتُوحُ الشّام، ۱/ ۲۲ تا ۲۴ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

ہے۔ اس شِدَّت سے جنگ لڑتے کہ مدِّ مُقابِل دُشمن کو اپنی شِکَست نظر آنے لگتی۔ ”اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دورِ خِلافت میں جب ان کی جگہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو عُبَیْدہ بِن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شام کا سِپہ سالار مُقَرَّر فرمایا تو اس نئی تقرُّری کا یہ مکتوب دَورانِ جنگ مَوصُول ہوا تھا، حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو عُبَیْدہ بِن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حِکمتِ عملی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اسے ظاہِر نہیں فرمایا، جب جنگ ختم ہوئی تو حضرتِ سَیِّدُنا خالِد بِن وَلِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی مَعْزولی اور حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو عُبَیْدہ بِن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تقرُّری کا عِلْم ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بخوشی ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آپ نے مجھے اس کی اِطّلاع کیوں نہ دی، عُہدہ آپ کے پاس تھا اس کے باوجود آپ میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے!“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ اگر ان سے عُہدہ واپس لیا جاتا تو بخوشی اس سے سُبکدوش ہو کر اِطاعت و فرمانبرداری کا اِظہار کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان مُقدَّس ہستیوں کے صَدقے ہمارے اَعمال میں اِخلاص پیدا فرمائے اور ہمیں ان کے نَقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... الرياض النضرة، الفصل الثامن، ۲/۳۵۳ ملخصاً دار الكتب العلمية بيروت

چوروں اور شرابیوں کے بائیکاٹ کا حکم

سُوال: اگر کوئی شخص چوری کرتے یا شراب پیتے ہوئے پکڑا جائے تو اُسے سزا دینے کا اِختیار کس کو ہے؟ نیز عام آدمی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کو چوری کرتے، شراب پیتے یا کسی بھی گناہ میں مبتلا دیکھیں تو ”اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے“ کے فریضے کو ادا کرتے ہوئے اپنی اِستِطاعت کے مُطابِق اُسے روکنے کی کوشش کیجیے۔ اگر ہاتھ یا زبان سے روکنے کی اِستِطاعت نہ ہو تو کم از کم دل میں اس فعل کو ضَرور بُرا جانیے۔ خَلق کے رہبر، شافعِ محشر صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ اُس بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بَدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دِل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین اِیمان کی علامت ہے۔(1)

شَریعتِ مُطَہَّرہ میں چوری کی سزا ہاتھ کٹنا ہے جبکہ چوری کی تمام شَرائط پائی جائیں اور شراب پینے والے کو اَسّی کوڑے مارنا ہے مگر یہ سزا دینے کا ہر ایک کو اِختیار حاصِل نہیں بلکہ یہ سزا دینا حاکمِ اِسلام کا کام ہے۔ اب اِسلامی سَلْطَنت نہ

مدینہ

(1) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر...الخ، ص۴۸، حدیث:۱۷۷

ہونے کی وجہ سے یہ سزا نہیں دی جا سکتی۔ فی زمانہ اِن جَرائم کے سَدِّباب کے لیے اِس کا حکم بیان کرتے ہوئے فَقِیہِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدِّین احمد اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر حکومتِ اِسلامیہ ہوتی تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا اور شراب پینے والے کو اَسّی دُرّے مارے جاتے۔ موجودہ صورت میں ان کے لیے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا اور کسی قِسم کے اِسلامی تَعَلُّقات نہ رکھیں تاوقتیکہ وہ لوگ توبہ کر کے اپنے اَفعالِ قبیحہ سے باز نہ آ جائیں۔ اگر مسلمان ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔(1)

اگر چوروں کو سزا نہ دی جائے تو...؟

سُوال: اگر چوروں کو سزا نہ دی جائے تو وہ چوریوں میں اِضافہ کر دیں گے برائے کرم! اس کی روک تھام کا کوئی حَل اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: چوروں کو عام لوگ اپنے طور پر کوئی سزا دیتے ہیں تو اس سے فتنہ وفَساد کھڑا ہو جانے کا اَندیشہ ہے۔ ایسی صورتِ حال میں چوریوں کی روک تھام کے لیے ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ان لوگوں سے قَطعِ تَعَلُّق کر کے ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا وغیرہ سب تَرک کر دیا جائے تاکہ یہ اپنے اس فعل سے باز آجائیں۔ اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کے لیے بہترین دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر چوری کرتے

1 ...... انوارُ الحدیث، ص ۳۹۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ہوئے پکڑے جائیں تو انہیں ہاتھوں ہاتھ پولیس کے حوالے کر دیا جائے۔ اس موقع پر وہ لاکھ ہاتھ جوڑیں، پاؤں پکڑیں اور مِنَّت سَماجَت کریں ہرگز ان کو نہ چھوڑا جائے۔ اگرچہ وہ چند دِنوں کے بعد جیل سے بَری بھی ہو جائیں گے مگر جیل میں جانے کے سبب گھر، خاندان اور علاقے میں ہونے والی بدنامی اور ذِلَّت و رُسوائی کو یاد کر کے آئندہ ضَرور اس سے بچنے کی کوشش کریں گے۔

مُخالفت اور اِختلافِ رائے میں فرق

سُوال: مُخالفت اور اِختلافِ رائے میں کیا فرق ہے؟ نیز کیا دعوتِ اسلامی میں اِختلافِ رائے کی اِجازت ہے؟

جواب: مُخالفت یہ ہے کہ کسی کو نیچا دِکھانے کے لیے بِلا دَلیل اس کی ہر بات کا اُلٹ کرنا، اس پر نکتہ چینی کرنا اور اس کا حکم ماننے کے بجائے لوگوں کو اس کے خِلاف بھڑکانا، اس کی کسی کو بھی اِجازت نہیں جبکہ اِختلافِ رائے یہ ہے کہ دَلائل کے ساتھ بنیّتِ اِصلاح کسی کے ساتھ اس کے مؤقف کے خِلاف بات چیت کرنا۔ اِختلافِ رائے کا ہر ایک کو حق ہے کیونکہ اِختلافِ رائے کا مقصد اِصلاح اور خیر خواہی ہوتا ہے، اس لیے اِختلافِ رائے کرنے میں کوئی حَرج نہیں۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) ہمارے مدنی مَشوروں میں اِختلافِ رائے ہوتی رہتی ہے کہ یُوں ہونا چاہیے اور یُوں نہیں یُوں ہونا چاہیے وغیرہ۔ کبھی شوریٰ والوں کی بات میری سمجھ میں آجاتی ہے تو میں ان کی

بات مانتے ہوئے اپنی بات واپس لے لیتا ہوں اور کبھی میری بات ان کی سمجھ میں آجاتی ہے تو وہ اپنی بات واپس لے لیتے ہیں۔ اِختلافِ رائے اور مُخالفت کے فرق کا لحاظ ضَروری ہے۔

مُخالفت کرنے والا دَعوتِ اسلامی والا نہیں

سُوال: دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شوریٰ کی مُخالفت کرنے والے کی بیعت ختم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شوریٰ کی مُخالفت کرنے والے کی بیعت تو ختم نہیں ہوتی اَلبتہ ایسا شخص دعوتِ اِسلامی والا نہیں۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) مَرکزی مجلسِ شوریٰ یا اس کے کسی رُکن کی مُخالفت کرنے والا اگرچہ عمامہ پہنتا ہو، کتنی ہی خوبیوں کا مالِک ہو، اپنے آپ کو دعوتِ اِسلامی والا کہتا اور کہلواتا ہو ایسے شخص سے میں قطعاً بیزار ہوں، اس کا دعوتِ اسلامی سے کوئی تَعَلُّق نہیں۔ مَرکزی مجلسِ شوریٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری بنائی ہوئی مجلس ہے جو دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو دُنیا بھر میں عام کر رہی ہے۔ اس کی مخالفت کرنے والا دَر پَردہ دِینِ اِسلام کی عظیم تحریک کو نُقصان پہنچانے والا ہے کیونکہ جب لوگ اسی سے بدظن ہوں گے تو وہ دَعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے کترائیں گے اور یوں وہ اپنی اِصلاح سے محروم رہ جائیں گے۔

بعض لوگ دعوتِ اسلامی کی مجالس کی مخالفت بھی کرتے ہیں مگر اپنی عزت اور وَقار بَرقرار رکھنے کے لیے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی والا بھی ظاہِر کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی والا ظاہِر کر کے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو نُقصان نہ پہنچائیں۔ مَرکزی مجلسِ شوریٰ اور دِیگر مجالس کی مُخالفت کرنے والے کبھی بھی دعوتِ اسلامی کے خَیر خواہ نہیں ہو سکتے لہٰذا ایسوں کی صحبت سے دُور رہنے میں ہی عافیت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی صحبت کی وجہ سے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا عظیم مدنی ماحول ہاتھوں سے چھوٹ جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے! اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور فرشتوں کے علاوہ کوئی اور مَعۡصُوم نہیں۔ خَطائیں اور لَغزشیں ہر ایک سے ہو سکتی ہیں، مَرکزی مجلسِ شوریٰ والوں سے بھی خَطا اور بھول ہو سکتی ہے، یہ بھی اپنی اِصلاح سے بے نیاز نہیں لہٰذا جب ان سے کوئی خَطا سَرزد ہو تو آپ اَحۡسَن طریقے سے ان کی اِصلاح کیجیے، اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ انہیں شکریہ کے ساتھ قبول کرنے والا پائیں گے۔

نعت خواں کو کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کو مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی جیسا ہونا چاہیے کہ یہ زبردست نعت خواں ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مُبلِّغ بھی تھے، انہوں نے بِلا مُبالغہ لاکھوں لوگوں کو مُتأثر کیا۔ ہر نعت خواں کو حاجی محمد مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی طرح مُبلِّغ ہونے کے ساتھ ساتھ مدنی اِنعامات کا عامِل، مدنی قافلوں کا مُسافِر اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے والا ہونا چاہیے۔ نَعت خواں کو چاہیے کہ اَمیر و غریب کا فرق کیے بغیر جہاں بھی دعوت ملے، چھوٹی محفل ہو یا بڑی، اِیکو ساؤنڈ ہو یا نہ ہو، محض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے نعت خوانی کرے۔ ایسا نہ ہو کہ مالدار بُلائے تو اُڑتا ہوا پہنچ جائے اور غریب بلائے تو اس کا گلا ہی بیٹھ جائے۔

بعض نعت خواں بیرونِ مُلک جانے کے لیے مچلتے اور ترستے رہتے ہیں، وہ اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اتنی دُور جانے کے لیے کون سا جذبہ اُبھار رہا ہے؟ کہیں حُبِّ جاہ، ڈالر اور پاؤنڈ کی کشش تو نہیں کھینچ رہی؟ اسی طرح بینَ الْاَقوامی اور صوبائی سطح پر ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں بھرے اِجتماعات یا بڑی راتوں میں ہونے والے اِجتماعِ ذِکر و نعت میں نعت یا صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لیے کوششیں کرتے رہنا، موقع ملنے پر دیر تک پڑھتے رہنا، بظاہر اس میں اِخلاص نظر نہیں آتا۔ اگر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی حاصِل کرنا مقصود ہے تو وہ ان مَواقع کے علاوہ بھی حاصِل کی جاسکتی ہے۔ بہر حال ہر نعت خواں ایسا ہو، یہ ضَروری نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچھے اور مُخلِص نعت خواں بھی موجود ہیں جو بغیر کسی طَمع و لالچ کے نعتیں پڑھتے اور خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں روتے اور رُلاتے ہیں۔ (1)

نعت خواں اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ حاجی محمد مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو اپنے لیے نمونہ (Ideal) بنائیں اور نعت خوانی کے ساتھ ساتھ مدنی کاموں کی بھی دھومیں مچائیں۔ یاد رکھیے! عزّت و عظمت صِرف آواز سے نہیں ملتی اور حاجی محمد مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو بھی عزّت و عظمت فقط آواز کے ذَریعے حاصِل نہیں ہوئی بلکہ ہمارا حُسنِ ظَن ہے کہ اچھی آواز کے ساتھ ساتھ ان کے اندر اِخلاص، دِین کا دَرد اور سُوز و گداز تھا جس کی بدولت انہیں شُہرت اور مقبولیتِ عامّہ حاصِل ہوئی۔ (2)

---

1 ...... مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "نعت خواں اور نذرانہ" کا مُطالعہ کیجیے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ثناخوانِ نبیٔ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مداحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مشکبار پھول، مبلغ دعوتِ اسلامی، الحاج، قاری ابوعبید محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "عطار کا پیارا" کا مطالعَہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

شہا! عطار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری

یہی مژدہ اسے تم بھی سنا دو یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش)

بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش

سُوال: جو اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ کر گھر بیٹھ گئے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

جواب: جو اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ کر گھر بیٹھ گئے ہوں ان پر بار بار اِنفرادی کوشش کی جائے یہاں تک کہ وہ دوبارہ مدنی کاموں میں فَعّال ہو جائیں۔ دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شوریٰ نے 19 مدنی پھولوں پر مُشتمِل ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جسے ہر مدنی مشورے میں تِلاوت و نعت کے بعد پڑھ کر سُنانا ہوتا ہے۔ اس میں ایک مدنی پھول یہ بھی ہے "ایسوں کو ڈھونڈتے رہیں جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، ہفتے میں کم از کم ایک بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی کو دوبارہ مدنی ماحول سے ضَرور وابستہ کریں۔" (یہاں وہ مُراد نہیں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو) جب آپ ایسے اسلامی بھائیوں کے پاس بار بار جا کر ان سے مُلاقات کریں گے اور انہیں سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سمجھانا انہیں ضَرور فائدہ دے گا اور وہ دوبارہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی کاموں میں مَصروف ہو جائیں گے کہ قرآنِ پاک میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا

فرمانِ عالیشان ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۵ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے مدنی کام بڑھانے کے لیے جہاں دِیگر بیشمار مجالس قائم کی ہیں وہیں اس کام کو مُنَظَّم کرنے کے لیے "مجلسِ اِزْدِیادِ حُب" بھی قائم کی ہے، اس کے ساتھ تعاون فرما کر ڈھیروں ڈھیر بَرَکتیں حاصِل کیجیے۔

وَقف کے مال کا ذاتی اِستعمال

سُوال: ذِمَّہ داران وَقف کا فُون یا اِسٹیشنری اپنے اِستعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ذِمَّہ داران وَقف کا فُون یا دِیگر وَقف کی چیزیں اپنے ذاتی اِستعمال میں نہیں لا سکتے۔ اگر کسی نے وَقف کی اَشیاء کو اپنے ذاتی کاموں میں اِستعمال کیا تو اس پر تاوان لازِم آئے گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: وَقف میں تَصَرُّفِ مالِکانہ حَرام ہے۔[1] وَقف کی چیزیں تنظیمی کاموں کے لیے رکھی جاتی ہیں لہٰذا انہیں فقط تنظیمی کاموں کے لیے ہی اِستعمال کیا جائے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۱۶۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

مالِ وَقف میں ناحق تَصَرُّف کرنے والوں کے لیے اَحادیثِ مُبارَکہ میں سخت وَعیدات بیان فرمائی گئی ہیں چُنانچہ رَاحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربِّ الْعِباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عبرت بُنیاد ہے: کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال میں ناحق تَصَرُّف کرتے ہیں، قِیامت کے دن ان کے لیے جہنَّم ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں سُلطانِ اِنس و جان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: کتنے ہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مال میں سے جس چیز کو ان کا دِل چاہتا ہے اپنے تَصَرُّف میں لے آتے ہیں، قِیامت کے دن ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔[2]

بدن پر ہلکے اور میزان میں بھاری عمل:

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "میں تمہیں حُسنِ اَخلاق اپنانے اور خاموش رہنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہ دونوں عمل بدن پر سب سے ہلکے اور میزان (Scale) میں بہت بھاری ہیں۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الجزء: ۳، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۸۴۰۲)

---

1 ...... بخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول اللّٰہ تعالٰی... الخ، ۲/ ۳۴۸، حدیث: ۳۱۱۸

2 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی أخذ المال (ت: ۴۱)، ۴/ ۱۶۵، حدیث: ۲۳۸۱

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	مختلف زبانوں کا ماہِر پروفیسر	28
صُلح کروانے کے فضائل	2	مسلمانوں میں نفرت وعداوت ڈالنا کیسا؟	29
نماز، روزہ اور صدقہ سے افضل عمل	4	رضائے الٰہی کے لیے مدنی کام کیجیے	30
صُلح کروانے کا طریقہ	7	عُہدہ واپس لیے جانے پر صحابۂ کرام کا طرزِ عمل	31
صُلح کروانے کیلئے خلافِ واقع بات کہنا	10	چوروں اور شرابیوں سے بائیکاٹ کا حکم	34
غصّے اور کینے کے نقصانات	12	اگر چوروں کو سزا نہ دی جائے تو...؟	35
مسلمانوں میں نفرت وعداوت ڈالنا کیسا؟	16	مُخالفت اور اِختلافِ رائے میں فرق	36
ہفتہ وار اِجتماع میں حاضری کا وقت	19	مخالفت کرنے والا دعوتِ اسلامی والا نہیں	37
ہفتہ وار اِجتماع کا دَورانیہ	20	نعت خواں کو کیسا ہونا چاہیے؟	38
ہر دِلعزیز ذِمّہ دار	22	بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش	41
محبت اِطاعت کرواتی ہے	24	وقف کے مال کا ذاتی اِستعمال	42
عُہدہ ختم ہو جانے پر کیا کرنا چاہیے؟	26	❀ ❀ ❀	❀

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

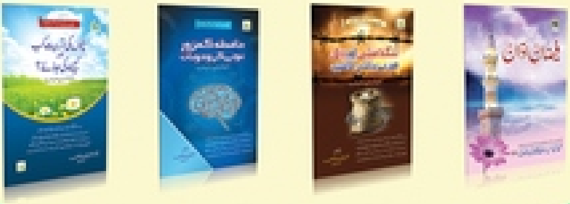

ISBN 978-969-579-645-9
0125693

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net